56

کیا نکاح کے بعد رخصتی میں تاخیر سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام ! میرے ایک کزن کا دو سال پہلے نکاح ہوا رخصتی ابھی تک نہیں ہوئی۔ اب ہمارے علاقے میں ایک مفتی صاحب نے فتوی دیا ہے کہ اگر دو سال سے پہلے پہلے رخصتی نہیں ہوتی تو نکاح ٹوٹ جائے گا۔ گھر والے جن کے مالی حالات کچھ خراب ہیں کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ جلد از جلد رخصتی ہو جائے تا کہ نکاح نہ ٹوٹے۔ پوچھنا یہ تھا کہ کیا واقعی ایسا ہے کہ اگر کوئی آدمی نکاح کرنے کے بعد رخصتی نہ کر سکے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں رہنمائی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ أَمَّا بَعْدُ!

بغیر عذر کے رخصتی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، البتہ نکاح کے بعد رخصتی کا کوئی خاص وقت شریعت نے متعین نہیں کیا ہے۔ نکاح کے بعد جب بھی میسر آئے رخصتی کی جا سکتی ہے خواہ دو سال کے دوران یا دو سال کے بعد۔

شریعت نے مسلم معاشرے کو بے حیائی اور اخلاقی پراگندگی سے محفوظ رکھنے کے لیے مسلمان نوجوانوں کو نکاح کا حکم دیا ہے۔

1 رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ»

''اگر کوئی صاحب طاقت ہو تو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیوں کہ نظر کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کو بدفعلی سے محفوظ رکھنے کا یہ ذریعہ ہے اگر کسی میں نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو تو اسے روزے رکھنے چاہئیں کیوں کہ وہ اس کی شہوت کو ختم کر دیتے ہیں۔'' [1]

البتہ نکاح کے بعد رخصتی کے لیے کوئی مخصوص مدت شریعت نے متعین نہیں کی، اور اس میں تاخیر کی وجہ سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے، جیسا کہ احادیث مبارکہ میں آتا ہے۔

2 ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

''نبی ﷺ نے میرے ساتھ نکاح کیا جب میں چھ سال کی تھی اور میرے ساتھ گھر بسایا جب میں نو سال کی تھی۔'' [2]

3 اسی طرح حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ، وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ، فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي؟، قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ.

''عروہ رحمہ اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے شوال میں میرے ساتھ نکاح کیا، اور شوال ہی میں میرے ساتھ گھر بسایا، تو رسول اللہ ﷺ کی بیویوں میں سے کون سی بیوی آپ کے ہاں مجھ سے زیادہ خوش نصیب تھی؟ (عروہ رحمہ اللہ نے) کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پسند کرتی تھیں کہ اپنی (رشتہ دار اور زیر کفالت) عورتوں کی رخصتی شوال میں کریں۔'' [3]

[1] صحیح البخاری، كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُزْبَةَ، حدیث:1905. [2] صحیح مسلم، کتاب النکاح، بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبِ الْبِكْرَ الصَّغِيرَةَ، حدیث:70،1422. [3] صحیح مسلم، کتاب النکاح، بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّجِ وَالتَّزْوِيجِ فِي شَوَّالٍ، وَاسْتِحْبَابِ الدُّخُولِ فِيهِ، حدیث:73–1423.

ان صحیح احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح اور رخصتی کے درمیان تین سال کا فاصلہ تھا۔ لہذا نکاح کے تین سال بعد بھی رخصتی ہو تو تب بھی نکاح نہیں ٹوٹتا۔ نکاح ٹوٹنے کی صورت یہ ہے کہ مرد طلاق دے یا عورت خلع لے لے۔

والله تعالی أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبينا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	[signature]	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	[signature]
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)	[signature]	4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	[signature]
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)	[signature]	6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	[signature]
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)	[signature]	8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	[signature]
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)	[signature]	10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	[signature]

مشرف عام — حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ

نائب رئیس — مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

رئیس — مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ